ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:19مارچ1965

ٹاٹاآئرن اینڈاسٹیل کمپنی لمیٹڈ

بنام

ایس این مودک

[پی بی گجندر گڈکر، چیف جسٹس، کے این وانچواور وی راماسوامی، جسٹسز]

صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 (14 سال1947)، دفعہ 33-زیر التوا صنعتی تنازعہ-صنعتی تنازعہ آخرکار فیصلہ کیا گیا-اگر درخواست باقی رہتی ہے۔

درخواست گزار نے انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ 1947 کی دفعہ 33(2)(b) کے تحت اپیل گزار کی جانب سے اپنے ملازم کو فارغ کرنے کے حکم کی ٹربیونل کی منظوری کے لیے انڈسٹریل ٹریبونل میں درخواست دی تھی۔ یہ درخواست اس لئے دی گئی تھی کیونکہ درخواست گزاراور اس کے ملازمین کے درمیان کچھ صنعتی تنازعات زیر التوا تھے، لیکن جب یہ معاملہ ٹریبونل کے سامنے زیر بحث آیاتو زیر التوا تنازعات کو نمٹا دیا گیا تھا۔ لہٰذا درخواست گزار نے دلیل دی کہ اس کی جانب سے کی گئی درخواست اب باقی نہیں رہی، جسے ٹریبونل نے مسترد کر دیا۔ خصوصی اجازت کی اپیل میں۔

حکم ہوا کہ :ٹربیونل نے اپیل کنندہ کی دلیل کو مسترد کرنے میں صحیح فیصلہ کیا،[419 E]۔

دفعہ 33(2)(b) کے تحت جائز طور پر شروع کی گئی کارروائی خود بخود ختم نہیں ہو گی کیونکہ اس دوران مرکزی صنعتی تنازعہ کا حتمی فیصلہ ہو گیا تھا۔[417 D-E]

اپیل کنندہ کی درخواست کو ایک لحاظ سے ایک حادثاتی کارروائی کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ ایک الگ کارروائی ہے، اور اس لحاظ سے، یہ ایک آزاد کارروائی کے طور پر دفعہ 33(2)(b) کی دفعات کے تحت چلایا جائے گا. یہ ایک مصالحتی عمل نہیں ہے جسے اس کے مکمل معنی اور اہمیت کے لحاظ سے مناسب طریقے سے کہا جاتا ہے۔ یہ آجر اور اس

کے ملازم کے درمیان ایک کارروائی ہے جو بلا شبہ دوسرے ملازمین کے ساتھ مرکزی صنعتی تنازعہ سے متعلق تھا۔ لیکن اس کے باوجود یہ ایک ایسے معاملے کے سلسلے میں دو فریقوں کے درمیان ایک کارروائی ہے جو بنیادی تنازعہ میں شامل نہیں ہے۔[417 B-D]۔

منظوری حاصل ہونے تک حکم نامکمل اور نامکمل ہونے کی وجہ سے اپیل کنندہ اور مدعاعلیہ کے درمیان آجر اور ملازم کے تعلقات کو مؤثر طریقے سے ختم نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اور اس طرح اگر مرکزی صنعتی تنازعہ کا حتمی فیصلہ ہو بھی جاتا ہے تو بھی حکم کی صداقت کے بارے میں سوال کی سماعت کی جائے گی اور اگر ٹریبونل کی طرف سے منظوری نہیں دی جاتی ہے تو آجر مدعاعلیہ کو اپنا ملازم ماننے اور اس مدت کے لئے اسے پوری تنخواہ دینے کا پابند ہوگا، حالانکہ اپیل کنندہ بعد میں مدعاعلیہ کی ملازمت کو ختم کرنے کے لئے آگے بڑھ سکتا ہے۔[418 C-E]۔

اس کے علاوہ، اگر یہ کہا جاتا ہے کہ مرکزی صنعتی تنازعہ کے حتمی فیصلے کے ساتھ ہی اس طرح کی درخواست خود بخود ختم ہو جائے گی، تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ دفعہ 33-A جس کے تحت ملازم کی شکایت کو ایک آزاد کارروائی کے طور پر سمجھا جاتا ہے، کو غیر قانونی قرار دیا جائے گا۔[419A]

الکالی اینڈ کیمیکل کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ بمقابلہ سوونتھ انڈسٹریل ٹریبونل، مغربی بنگال و دیگراں (1964) II L.L.J.568، میٹور انڈسٹریز لمیٹڈ بمقابلہ سندر نائیڈو و دیگر (1963) II L.L.J 303 اور شاہ (A.T) بمقابلہ ریاست میسور و دیگراں (1964) I L.L.J, 237 کو ناپسند کیا.

کنن دیون ہل پروڈیوس کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ منار بمقابلہ مس ایلیما ورگیسا و دیگر (1962) II L.L.J 158، اوم پرکاش شرما بمقابلہ انڈسٹریل ٹریبونل، پنجاب و دیگر (1962) II L.L.J اور امرت بازار پتریکا (پرائیویٹ) لمیٹڈ بمقابلہ اترپردیش اسٹیٹ انڈسٹریل ٹریبونل و دیگراں (1964) II L.L.J53 کی منظوری دی گئی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 422 سال 1964۔

دھن باد میں واقع مرکزی حکومت کے صنعتی ٹریبونل کے 29 ستمبر 1962 کے حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے 1960 کے ریفرنس نمبر 40 اور 34 میں 1960 کی درخواست نمبر 45 میں اپیل کی گئی۔

اپیل گزار کی طرف سے سالیسٹر جنرل ایس وی گپتے اور آئی این شروف۔

مدعاعلیہ کی طرف سے جتیندر شرما اور جناردن شرما۔

عدالت کا فیصلہ چیف جسٹس گجیندر گڈکر نے سنایا۔

گجیندر گڈکر، چیف جسٹس۔ اس اپیل میں قانون کا جو مختصر سوال پیدا ہوتا ہے وہ صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 (14 سال 1947) کی دفعہ 33(2) میں شامل دفعات کے دائرہ کار اور اثر سے متعلق ہے (اس کے بعد اسے 'ایکٹ' کہا جاتا ہے)۔ درخواست گزار ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹڈ، جماڈوبا نے قانون کی دفعہ 33(2)(b) کے تحت مرکزی حکومت کے صنعتی ٹریبونل، دھن باد کے چیئرمین (اس کے بعد "ٹریبونل" کہا جاتا ہے) کے سامنے درخواست دی تاکہ مدعاعلیہ، اس کے ملازم ایس این مودک کو اس کی ملازمت سے برخاست کرنے کے حکم کی منظوری دی جاسکے۔ درخواست گزار نے اپنی درخواست میں الزام عائد کیا ہے کہ مدعاعلیہ کو جماڈوبا میں چیف مائننگ انجینئر کے دفتر میں گریڈ ٹو کلرک کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ مدعاعلیہ کو تفویض کردہ فرائض میں سے ایک یہ تھا کہ وہ محکمے کے سربراہوں کی طرف سے آنے والے بلوں کی منظور شدہ شرح کے مطابق ریاضی کے حسابات کی جانچ پڑتال کرے۔ انہیں ڈپٹی چیف مائننگ انجینئر کے نوٹس میں تضادات یا بے ضابطگیوں کے معاملات اور ایسے معاملات بھی لانے کی ضرورت تھی جہاں بلوں میں اضافہ یا تبدیلیاں کی گئی تھیں، لیکن شروع نہیں کی گئیں۔ مدعاعلیہ کی جانب سے منظور کیے گئے بلوں کی دوبارہ جانچ پڑتال کرنے پر پتہ چلا کہ بلوں میں کیے گئے کئی اضافے اور تبدیلیوں پر انہوں نے توجہ نہیں دی اور نہ ہی ان کی اطلاع دی گئی۔ یہ ناکامی اپیل کنندہ کے اسٹینڈنگ آرڈر کے تحت بدسلوکی ہے۔ اس بدسلوکی کے لئے، مدعاعلیہ کے خلاف فرد جرم دائر کی گئی تھی (نمبر 51 تاریخ 1/5-10-1960)؛ جس کے نتیجے میں محکمانہ تحقیقات ہوئی اور جانچ افسر کی رپورٹ کے نتیجے میں درخواست گزار نے 17 دسمبر 1960 کو ایک حکم جاری کیا جس میں مدعاعلیہ

کی خدمات 24 دسمبر 1960 سے ختم کر دی گئیں۔ موجودہ درخواست کا مسودہ 17 دسمبر کو تیار کیا گیا تھا اور یہ 23 دسمبر 1960 کو ٹریبونل میں پہنچی. لگتا ہے کہ یہ درخواست درخواست گزار نے دفعہ 33(2)(b) کے تحت دی تھی۔ کیونکہ 1960 کے حوالہ نمبر 27، 34، 40 اور 49 میں اس وقت اپیل کنندہ اور اس کے ملازمین کے درمیان چار صنعتی تنازعات زیر التوا تھے۔

اس درخواست کے دائر ہونے کے بعد مدعا علیہ نے اپیل کنندہ کی جانب سے جاری کردہ حکم کے جواز کو چیلنج کیا جس کے لئے اس نے منظوری طلب کی تھی، اور اس کی طرف سے اپنے کیس کی حمایت میں متعدد دلائل اٹھائے گئے تھے کہ اس کے خلاف کی گئی جانچ غیر قانونی اور نامناسب تھی اور اس کے خلاف برطرفی کا حکم بدنیتی کا نتیجہ تھا۔

فریقین نے اپنی اپنی درخواستوں کی حمایت میں ثبوت پیش کیے جب یہ معاملہ ٹریبونل کے سامنے زیر بحث آیا تو اپیل گزار کی جانب سے زور دیا گیا کہ اس کی جانب سے دی گئی درخواست اب باقی نہیں رہی کیونکہ اپیل کنندہ اور اس کے ملازمین کے درمیان زیر التوا تمام صنعتی تنازعات اور اس کے زیر التوا ہونے کے نتیجے میں اس نے ایکٹ کی دفعہ 33 (2)(b) کے تحت درخواست دی تھی۔ ٹریبونل نے فیصلہ کیا تھا۔ مذکورہ تمام ریفرنسز میں فیصلہ جات دیئے گئے تھے اور انہیں گزٹ میں شائع کیا گیا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ جن چار حوالہ جات کا ہم پہلے ہی ذکر کر چکے ہیں، بالترتیب 08-11-31-10-190, 1960, 14-04-1961, اور 1961-09-22 کو دیے گئے ایوارڈز میں ختم ہوئے۔ موجودہ درخواست پر فیصلہ 1962-09-29 کو دیا گیا تھا، اور یہ عام بنیاد ہے کہ جب اپیل کنندہ نے اس کی دلیل پر زور دیا تھا کہ اس کی طرف سے کی گئی درخواست اب باقی نہیں ہے، در حقیقت چاروں ریفرنسز کو نمٹا دیا گیا تھا۔ درخواست گزار کی جانب سے اس طرح اٹھائے گئے عرضی میں فطری طور پر یہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ ٹریبونل کی جانب سے سنائے گئے فیصلوں کا اس وقت اس کے سامنے زیر التوا صنعتی تنازعات پر کیا اثر پڑے گا جب اپیل گزار نے دفعہ 33(2)(b) کے تحت ٹریبونل کا رخ کیا تھا؟ اگر آجر اور اس کے ملازمین کے درمیان صنعتی تنازعہ زیر التوا ہونے کے نتیجے میں آجر کو دفعہ 33 (2)(b) کے تحت اپنے ملازم کی برطرفی کی منظوری کے لئے درخواست دینے کی

ضرورت ہوتی ہے، تو کیا ایسی درخواست برقرار رہتی ہے اگر اس دوران مرکزی صنعتی تنازعہ کا حتمی فیصلہ کیا جاتا ہے اور اس پر فیصلہ سنایا جاتا ہے؟ یہ وہ سوال ہے جو یہ اپیل ہمارے فیصلے کے لئے اٹھاتی ہے، اور اس سوال کا جواب ایکٹ کی دفعہ 33(2)(b) کی دفعات کے حقیقی دائرہ کار اور اثر کے منصفانہ تعین پر منحصر ہوگا۔

اس سوال کا جواب ٹربیونل نے اپیل کنندہ کے خلاف دیا ہے۔ یہ کہتے ہوئے کہ اپیل کنندہ کی طرف سے کی گئی درخواست اہم صنعتی تنازعات کے فیصلے سے بچ گئی ہے، ٹربیونل نے فریقین کے مابین تنازعہ کی خوبیوں پر غور کیا ہے۔ ثبوتوں کا جائزہ لینے کے بعد ٹربیونل نے پایا ہے کہ مدعاعلیہ کے خلاف بری کرنے کا حکم دینے سے پہلے اپیل کنندہ کی جانب سے کی گئی جانچ غیر قانونی تھی۔ اس میں نشاندہی کی گئی ہے کہ تفتیشی افسر مسٹر واچا نے دراصل کسی گواہ کا بیان ریکارڈ نہیں کیا جس نے ان کے سامنے ثبوت دیے تھے، اور جانچ کا واحد ریکارڈ مسٹر واچا کی طرف سے تیار کردہ رپورٹ ہے۔ اس نے یہ بھی نوٹ کیا ہے کہ زیر بحث جانچ اس سنگین کمزوری کا شکار تھی کہ مسٹر واچا جنہوں نے خود جانچ افسر کے طور پر کام کیا تھا، نے مدعاعلیہ کے خلاف ثبوت دیے، اور جو ثبوت اصل میں اس معاملے میں ریکارڈ کیے گئے تھے وہ مسٹر واچا نے نہیں بلکہ مسٹر پراوتیار نے لیے تھے۔ نتیجتاً ٹربیونل کا قابلیت پر نتیجہ یہ نکلا کہ جانچ "محض دھوکہ دہی تھی، ایک دھوکہ دہی تھی، پہلے سے طے شدہ نتائج کے ساتھ متعصب، اور مکمل طور پر بدنیتی پر مبنی تھی اور بالکل بھی منصفانہ نہیں تھی"۔ اس نتیجے کے نتیجے میں، ٹربیونل نے مدعاعلیہ کے خلاف اپیل کنندہ کی طرف سے بَری کے حکم کو منظوری دینے سے انکار کر دیا۔ یہ اس حکم کے خلاف ہے کہ اپیل کنندہ خصوصی اجازت کے ذریعہ اس عدالت میں آیا ہے۔

اس کے بعد ایکٹ کی دفعہ 33 کی تشکیل کے سوال کی طرف لوٹتے ہوئے، ہم شروع میں کچھ عمومی غور و فکر کا حوالہ دے سکتے ہیں۔ وسیع پیمانے پر کہا گیا ہے. دفعہ 33 میں کہا گیا ہے کہ صنعتی فیصلے کی کارروائی کے زیر التوا رہنے کے دوران مخصوص حالات میں سروس وغیرہ کی شرائط میں کوئی تبدیلی نہیں ہونی چاہئے۔ اس دفعہ کی پچھلی تاریخ کا حوالہ دینا غیر ضروری ہے۔ اس میں بہت سی تبدیلیاں آئی ہیں۔ لیکن موجودہ اپیل کے مقصد کے لئے، ہمیں مذکورہ تبدیلیوں کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہے. ہم دفعہ 33 کے بارے میں

فکر مند ہیں جیسا کہ یہ 1956 میں اس کی حتمی ترمیم کے بعد کھڑا ہے۔ دفعہ 33 پانچ ذیلی دفعات پر مشتمل ہے۔ اس اپیل کے مقصد کے لئے دفعہ 33 کی ذیلی دفعات (1) اور (2) کا مطالعہ ضروری ہے:

"(1) کسی مصالحتی افسر یا بورڈ کے سامنے کسی مصالحتی کارروائی کے زیر التوا ہونے یا کسی صنعتی تنازعہ کے سلسلے میں لیبر کورٹ یا ٹریبونل یا نیشنل ٹریبونل کے سامنے کوئی کارروائی زیر التوا ہونے کے دوران کوئی بھی آجر یہ نہیں کرے گا:----

(a) تنازعہ سے جڑے کسی بھی معاملے کے بارے میں، ایسے تنازعہ میں متعلقہ کارکنوں کے تعصب کے بارے میں، ایسی کارروائی کے آغاز سے فوراً پہلے ان پر لاگو ملازمت کی شرائط؛ یا

(b) تنازعہ سے جڑے کسی بھی غلط کام کے لئے، چاہے وہ برطرفی کے ذریعہ ہو یا کسی اور طریقے سے، اس طرح کے تنازعہ میں متعلقہ کسی بھی کارکن کو اتھارٹی کی تحریری اجازت کے علاوہ، جس کے سامنے کارروائی زیر التوا ہے، بری کر دیا جائے یا سزا دی جائے۔

(2) صنعتی تنازعہ کے سلسلے میں ایسی کسی کارروائی کے زیر التوا ہونے کے دوران آجر ایسے تنازعہ میں متعلقہ ملازم پر لاگو ہونے والے مستقل احکامات کے مطابق،

(a) کسی ایسے معاملے کے بارے میں جو تنازعہ سے متعلق نہ ہو، ایسی کارروائی کے آغاز سے فوراً پہلے اس ملازم پر لاگو ملازمت کی شرائط کو تبدیل کرنا؛ یا

(b) کسی ایسی بدسلوکی کے لئے جو تنازعہ سے وابستہ نہ ہو، برطرفی یا سزا، چاہے وہ برخاستگی کے ذریعہ ہو یا کسی اور صورت میں، اس ملازم کو رہا کیا جائے یا سزا دی جائے:

بشرطیکہ ایسے کسی بھی ملازم کو فارغ یا برخاست نہیں کیا جائے گا، جب تک کہ اسے ایک ماہ کی اجرت ادا نہ کی گئی ہو اور آجر کی طرف سے اتھارٹی کو درخواست نہ دی گئی ہو جس کے سامنے آجر کی طرف سے کی گئی کارروائی کی منظوری کے لئے کارروائی زیر التوا ہو۔

دفعہ 33 کی مذکورہ بالا دو ذیلی دفعات کا مطالعہ کرنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اس کی دفعات کا اطلاق کسی بھی کارروائی کے زیر التوا ہونے کے دوران یا تو مصالحتی کارروائی کی نوعیت میں یا دفعہ 10 کے تحت کیے گئے ریفرنس کے ذریعہ کارروائی کی نوعیت میں کیا جانا ہے۔ اس طرح متعلقہ کارروائی کا التوا دفعہ 33 کے اطلاق کے لئے مقرر کردہ شرائط

میں سے ایک ہے۔ دفعہ 33(1) سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مذکورہ ذیلی دفعہ کی دفعات زیر التوا مرکزی تنازعہ میں متعلقہ مزدوروں کو تحفظ فراہم کرتی ہیں جو مصالحت یا فیصلہ کن ہے۔ ذیلی دفعہ (1) کا اثر یہ ہے کہ جہاں اس کی طرف سے مقرر کردہ شرائط پوری ہوتی ہیں، آجر کو شق (a) اور (b) کے ذریعہ بیان کردہ معاملات کے سلسلے میں متعلقہ ملازمین کے خلاف اتھارٹی کی تحریری اجازت کے بغیر کوئی کارروائی کرنے سے منع کیا جاتا ہے جس کے سامنے کارروائی زیر التوا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، ذیلی دفعہ (1) کے تحت آنے والے معاملات میں، آجر کی طرف سے کوئی کارروائی کرنے سے پہلے، جس کا حوالہ شق (a) اور (b) کے ذریعہ دیا گیا ہے، اسے مخصوص اتھارٹی کی واضح اجازت حاصل کرنا ضروری ہے. دفعہ 33(2) میں بھی اسی طرح کی شق رکھی گئی ہے اور اس کے ذریعہ مقرر کردہ شرائط وہی ہیں جو دفعہ 33(1) میں شامل ہیں۔ دفعہ 33(2) کی شرط ہمارے مقصد کے لئے اہم ہے۔ یہ شرط ظاہر کرتی ہے کہ جہاں آجر اپنے کسی ملازم کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جو شق (b) کے دائرہ کار میں آتا ہے، تو وہ شرط کے تقاضوں کے تابع ایسا کر سکتا ہے۔ اگر ملازم کو فارغ یا برخاست کرنے کا ارادہ ہے تو آجر کی طرف سے اس کے خلاف حکم جاری کیا جا سکتا ہے، بشرطیکہ اس نے ایسے ملازم کو ایک ماہ کی تنخواہ ادا کی ہو، اور اس نے اتھارٹی کو ایک درخواست دی ہو جس کے سامنے کارروائی اس کی طرف سے کی گئی کارروائی کی منظوری کے لئے زیر التوا ہو۔ اس شرط کے تقاضوں پر صنعتی ٹربیونلز کی طرف سے اکثر غور کیا جاتا رہا ہے اور یہ اس عدالت کے فیصلوں کا موضوع بھی رہا ہے۔ اب یہ اچھی طرح طے شدہ ہے کہ شرط کی ضروریات کو آجر کو اس بنیاد پر پورا کرنا ہوگا کہ وہ ایک ہی لین دین کا حصہ ہیں۔ اور عام طور پر کہا جاتا ہے کہ آجر کو ملازم کو اس کی برطرفی یا برطرفی کا حکم جاری کرنے سے پہلے یا تو ملازم کو ایک ماہ کی تنخواہ دینا یا پیش کرنا چاہئے، اور اسی وقت اپنے عمل کی منظوری کے لئے مخصوص اتھارٹی کو درخواست دینی چاہئے، یا اس کے بعد اتنے کم وقت میں اسی لین دین کا حصہ بننا چاہئے۔ یہ بھی طے شدہ ہے کہ اگر منظوری دی جاتی ہے تو اس کا اطلاق آجر کی طرف سے منظور کردہ آرڈر کی تاریخ سے ہوتا ہے جس کے لئے منظوری طلب کی گئی تھی۔ اگر منظوری نہیں دی جاتی ہے تو، آجر کی طرف سے منظور کردہ برطرفی یا ڈسچارج کا حکم مکمل

طور پر غیر قانونی یا غیر فعال ہے، اور ملازم قانونی طور پر آجر کی ملازمت میں برقرار رہنے کا دعوی کر سکتا ہے چاہے اس کی طرف سے اسے برخاست کرنے یا فارغ کرنے کا حکم جاری کیا جائے۔ دوسرے لفظوں میں، مقررہ اتھارٹی کی منظوری ڈسچارج یا برطرفی کے حکم کو مؤثر بناتی ہے۔ منظوری کی عدم موجودگی میں، اس طرح کا حکم قانون میں غیر قانونی اور غیر فعال ہے.

دفعہ 33 کی ذیلی دفعات (3) اور (4) محفوظ مزدوروں کے معاملات سے متعلق ہیں، لیکن ان دو ذیلی دفعات میں شامل دفعات کے ساتھ ہم موجودہ اپیل میں فکر مند نہیں ہیں۔ اس سے دفعہ 33(3) پر غور کرنا باقی رہ جاتا ہے۔ اس ذیلی دفعہ کا تقاضا ہے کہ جہاں ذیلی دفعہ (2) کی شرط کے تحت درخواست دی جاتی ہے تو مخصوص اتھارٹی کو درخواست کو بغیر کسی تاخیر کے نمٹانا ہوگا۔ اور درحقیقت، اس میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ مذکورہ کارروائی کو جتنی جلدی ممکن ہو نمٹا جانا چاہئے۔ یہ ذیلی دفعہ فطری طور پر ذیلی دفعہ (2) کے تحت آنے والے معاملات تک محدود ہے۔ ذیلی دفعہ (1) کے تحت آنے والے معاملات کے سلسلے میں آجر صرف مقررہ اتھارٹی کی سابقہ واضح منظوری کے ساتھ کام کر سکتا ہے، اور، لہذا، کسی درخواست کے بارے میں کوئی اہتمام کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو آجر ذیلی دفعہ (1) کے تحت دے سکتا ہے جس کے لئے ضروری ہے کہ مذکورہ درخواست پر تیزی سے نمٹا جائے۔ یہ دفعہ 33 کی عام اسکیم ہے۔

یہ بالکل واضح ہے کہ دفعہ 33 آجر پر پابندی عائد کرتی ہے کہ وہ اپنے عام قانون، قانونی یا معاہدے کے حق کا استعمال کرتے ہوئے اپنے ملازمین کی خدمات کو معاہدہ یا ایسی ملازمت کو چلانے والے قانون کی دفعات کے مطابق ملازمتوں کو ختم کرے۔ ان تمام معاملوں میں جہاں آجروں اور ان کے ملازمین کے درمیان صنعتی تنازعات زیر التوا ہیں، یہ ضروری سمجھا گیا کہ اس طرح کے تنازعات کا فیصلہ ٹریبونل کے ذریعہ پرامن ماحول میں کیا جانا چاہئے، جس میں تلخی یا ناخوشگواری کی کوئی وجہ نہ ہو۔ تاہم، یہ محسوس کیا گیا کہ اگر اس طرح کے تنازعات کا فیصلہ کرنے میں طویل وقت لگتا ہے تو آجروں کو کارروائی کرنے سے مکمل طور پر نہیں روکا جا سکتا ہے جو دفعہ 33(1) اور (2) کا موضوع ہے۔ لہذا مقننہ نے آجر کو اپنے ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کی آزادی اور صنعتی تنازعات

کے فیصلے تک ماحول کو پر سکون اور پر امن رکھنے کی ضرورت کو حل کرنے کے لئے ایک فارمولا تیار کیا۔ دفعہ 33(1) کے تحت آنے والے اقدامات کے حوالے سے آجر کی جانب سے سابقہ اجازت حاصل کرنا ضروری ہے جبکہ دفعہ 33(2) کے تحت آنے والے اقدامات کے حوالے سے انہیں بعد میں منظوری حاصل کرنی ہوتی ہے، ان شرائط کے تحت جن پر ہم پہلے ہی غور کر چکے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ کہنا درست ہوگا کہ صنعتی تنازعہ کا زیر التوا ہونا دفعہ 33(1) اور (2) کے اطلاق کے لئے ایک شرط کی شکل میں ہے۔ بادی النظر میں ایسا لگتا ہے کہ جیسے ہی مذکورہ شرط کی مثال ختم ہو جائے گی، دفعہ 33(1) اور (2) کا اطلاق بھی ختم ہو جانا چاہیے۔ اور اپیل کنندہ کے فاضل سالیسٹر جنرل نے فطری طور پر اس معاملے کے اس بنیادی پہلو پر کافی زور دیا ہے۔

یہ بھی سچ ہے کہ دفعہ 33(1) اور (2) کے ذریعہ مقرر کردہ شرائط کو مد نظر رکھتے ہوئے، آجر کی طرف سے دفعہ 33(1) یا دفعہ 33(2) کے تحت کی گئی درخواست کو فریقین کے مابین زیر التواء بنیادی صنعتی تنازعہ سے متعلق بیان کرنا ممکن ہو سکتا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ اس طرح کی درخواستیں مخصوص اتھارٹی کے سامنے کی جانی چاہئیں جو مرکزی صنعتی تنازعہ سے نمٹ رہی ہے۔ اور اس لیے دلیل یہ ہے کہ کوئی اتفاقی یا مصالحتی درخواست جو مرکزی صنعتی تنازعہ کے زیر التوا ہونے سے پیدا ہوتی ہے، خود مرکزی تنازعہ کے فیصلے سے بچ نہیں سکتی۔ یہ اس معاملے کا ایک اور پہلو ہے جس پر فاضل سالیسٹر جنرل انحصار کرتے ہیں۔ وہ زور دیتے ہیں کہ مرکزی صنعتی تنازعہ کے زیر التوا ہونے کے دوران ہی دفعہ 33 کا اطلاق ہوتا ہے۔ کہ اس کا اطلاق اس طرح کے اہم تنازعہ سے متعلق مزدوروں کے سلسلے میں ہوتا ہے۔ اور یہ کہ اس کے ذریعہ تفویض کردہ اختیارات کو اس اتھارٹی کے ذریعہ استعمال کیا جانا چاہئے جس کے سامنے بنیادی تنازعہ زیر التوا ہے۔

دفعہ 33 کی یہ وسیع خصوصیات دفعہ 33(1) اور (2) کے تحت کی جانے والی درخواستوں پر اثر انداز ہوتی ہیں، اور اس طرح غور کیا جاتا ہے کہ ثالثی کی کارروائی کو اس وقت ختم سمجھا جانا چاہئے جیسے ہی مرکزی تنازعہ حتمی طور پر طے ہو جائے۔

دوسری طرف، بہت سے معاملات ایسے ہیں جو اپیل کنندہ کی اس دلیل کی حمایت نہیں کرتے ہیں کہ جیسے ہی مرکزی صنعتی تنازعہ کا فیصلہ ہوتا ہے، دفعہ 33(2) کے تحت

منظوری کے لئے اس کے ذریعہ کی گئی درخواست خود بخود ختم ہو جانی چاہئے۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی اشارہ کر چکے ہیں، اپیل کنندہ کی درخواست، ایک لحاظ سے، ایک حادثاتی کارروائی کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے؛ لیکن یہ ایک الگ کارروائی ہے، اور اس لحاظ سے، یہ ایک آزاد کارروائی کے طور پر دفعہ 33(2)(b) کی دفعات کے تحت چلایا جائے گا. یہ ایک مصالحتی عمل نہیں ہے جسے اس کے مکمل معنی اور اہمیت میں مناسب طریقے سے کہا جاتا ہے۔ یہ آجر اور اس کے ملازم کے درمیان ایک کارروائی ہے جو بلا شبہ دوسرے ملازمین کے ساتھ مرکزی صنعتی تنازعہ سے متعلق تھا۔ لیکن اس کے باوجود یہ دو فریقوں کے درمیان ایک ایسے معاملے کے سلسلے میں کارروائی ہے جو مذکورہ اہم تنازعہ میں شامل نہیں ہے۔ لہذا اس دلیل کو قبول کرنا مشکل ہے کہ دفعہ 33(2)(b) کے تحت آجر کی جانب سے دی گئی درخواست کے ذریعے قانونی طور پر شروع ہونے والی کارروائی خود بخود ختم ہو جانی چاہیے کیونکہ اس دوران بنیادی تنازعہ کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس طرح کی کارروائی میں کیا حکم جاری کیا جانا چاہئے، یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا تسلی بخش جواب نہیں دیا جا سکتا ہے، جب تک کہ یہ نہ سمجھا جائے کہ زیر بحث کارروائی قانون کے مطابق آگے بڑھنی چاہئے اور اس طرح نمٹا جانا چاہئے۔

اس سلسلے میں یہ بات اہم ہے کہ اگرچہ مقننہ نے خصوصی طور پر دفعہ 33(5) کے تحت مخصوص حکام کو ہدایت جاری کی ہے کہ وہ درخواستوں کو بغیر کسی تاخیر کے نمٹائیں اور جتنی جلدی ممکن ہو سکے کام کریں، لیکن اس نے ایسی کوئی شق نہیں کی ہے جس سے یہ اشارہ ملتا ہو کہ اگر دفعہ 33(2) کے تحت کی گئی درخواستوں پر فیصلہ مرکزی تنازعہ طے ہونے سے پہلے نہیں کیا جاتا ہے تو ایسی درخواستوں پر کوئی حکم جاری نہیں کیا جانا چاہئے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مقننہ کا ارادہ ہے کہ دفعہ 33 (2) کے تحت کی گئی درخواستوں کو مرکزی تنازعہ کے تعین سے پہلے ہی نمٹا دیا جائے۔ لیکن اس طرح کی درخواستوں کو نمٹانے سے پہلے مرکزی تنازعہ کا فیصلہ ہونے کی صورت میں ایسی درخواستوں کو خود کار طریقے سے ختم کرنے کی سہولت فراہم کرنے میں ناکامی اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ مقننہ کا ارادہ ہے کہ دفعہ 33(2) کے تحت مناسب طریقے سے کی گئی درخواست سے شروع ہونے والی کارروائی کو اپنا کام چلانا چاہئے اور قانون کے

مطابق اس سے نمٹا جانا چاہئے۔ مذکورہ کارروائی کو جلد از جلد نمٹانے کی ہدایت اس حقیقت پر زور دیتی ہے کہ مقننہ کا ارادہ ہے کہ ایسی درخواستوں پر بغیر کسی تاخیر کے مناسب احکامات جاری کیے جائیں، لیکن قانون کے مطابق اور درخواستوں کی قابلیت پر۔ تاہم فاضل سالیسیٹر جنرل کی جانب سے زور دیا جاتا ہے کہ موجودہ درخواست کو آگے بڑھنے کی اجازت دینا بیکار ہوگا، کیونکہ اپیل کنندہ مدعاعلیہ کو برطرف کرنے کے لیے آگے بڑھ سکتا ہے، اس حقیقت کے باوجود کہ ٹریبونل اس کے حکم کو اپنی منظوری نہیں دیتا ہے۔ ہماری رائے میں یہ دلیل غلط ہے۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ فریقین کے درمیان بنیادی تنازعے کے حتمی تعین کے ساتھ ہی آجر کا سروس کی شرائط کے مطابق مدعاعلیہ کی خدمات کو ختم کرنے کا حق بحال ہو جاتا ہے اور مذکورہ اختیارات کے استعمال پر عائد پابندی ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن اس بات کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا کہ جس تاریخ کو اپیل کنندہ نے مدعاعلیہ کے خلاف اپنا حکم جاری کیا تھا، اور جس تاریخ کو مرکزی تنازعہ کے حتمی تعین کے ذریعے پابندی ہٹا دی گئی تھی، اس وقت تک حکم کو درست نہیں کہا جا سکتا جب تک کہ اسے ٹریبونل کی منظوری نہ مل جائے۔ دوسرے لفظوں میں، حکم نامکمل ہونے کی وجہ سے جب تک منظوری حاصل نہیں ہو جاتی، درخواست گزار اور مدعا علیہ کے درمیان آجر اور ملازم کے تعلقات کو مؤثر طریقے سے ختم نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اور اس طرح، اگر مرکزی صنعتی تنازعہ کا حتمی فیصلہ ہو بھی جاتا ہے، تب بھی حکم کے جواز کے بارے میں سوال کی سماعت کی جائے گی اور اگر ٹریبونل کی طرف سے منظوری نہیں دی جاتی ہے، تو آجر مدعاعلیہ کو اپنا ملازم ماننے اور اس مدت کے لئے اس کی پوری تنخواہ ادا کرنے کا پابند ہوگا، اگرچہ اپیل کنندہ بعد میں مدعاعلیہ کی خدمات کو ختم کرنے کے لئے آگے بڑھ سکتا ہے. لہٰذا یہ دلیل قبول نہیں کی جا سکتی کہ اگر یہ کارروائی مرکزی صنعتی تنازعہ کے حتمی فیصلے کی تاریخ سے آگے بھی جاری رہی تو یہ بے معنی اور بے کار ہو جائے گی۔

اس معاملے کا ایک اور پہلو بھی ہے جس کا حوالہ دینا ضروری ہے۔ دفعہ 33A فیصلہ کرنے کے لئے ایک خصوصی اہتمام کرتا ہے کہ آیا کسی آجر نے دفعہ 33 کی دفعات کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس دفعہ نے صنعتی ملازمین کو دفعہ 33 کی دفعات کے برعکس ان

کے حقوق کی خلاف ورزی کی صورت میں صنعتی ٹریبونل کا تحفظ حاصل کرنے کا بہت قیمتی حق دیا ہے۔ دفعہ 33A میں کہا گیا ہے کہ جہاں کہیں بھی کسی ملازم کو شکایت ہو کہ اس کے آجر نے اسے دفعہ 33(2) کی خلاف ورزی کرتے ہوئے برخاست کر دیا ہے، وہ مخصوص حکام کو شکایت کر سکتا ہے اور اس طرح کی شکایت پر اس طرح مقدمہ چلایا جائے گا جیسے یہ ایک صنعتی تنازعہ ہو جسے ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت ٹریبونل کو بھیجا گیا ہو۔ دوسرے لفظوں میں، شکایت کو ایک آزاد صنعتی کارروائی کے طور پر سمجھا جاتا ہے اور متعلقہ ٹریبونل کو اس پر فیصلہ سنانا پڑتا ہے۔

اب، موجودہ مقدمہ کو لے لیں اور دیکھیں کہ اپیل کنندہ کی دلیل کی قبولیت کیسے کام کرے گی۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی نشاندہی کر چکے ہیں، موجودہ معاملے میں ٹریبونل نے درخواست گزار کی درخواست کی خوبیوں پر غور کیا ہے کہ اسے مدعاعلیہ کی مجوزہ برطرفی کی منظوری دینی چاہیے اور وہ اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ متعلقہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے منظوری نہیں دی جانی چاہیے۔ اگر اپیل کنندہ کی دلیل کو قبول کر لیا جاتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ جیسے ہی اہم صنعتی تنازعات کا حتمی طور پر فیصلہ کیا جاتا ہے، اپیل کنندہ کی طرف سے دفعہ 33(2) کے تحت کی گئی درخواست خود بخود ختم ہو جاتی ہے، تو مدعاعلیہ کو درخواست گزار کے خلاف اس کی خدمات کو غلط طریقے سے ختم کرنے کے لئے کوئی راحت نہیں مل سکے گی۔ اور اس کا مطلب یہ ہوگا کہ موجودہ جیسے معاملے میں دفعہ 33A کو نامناسب قرار دیا جائے گا، کیونکہ آجر نے دفعہ 33(2)(b) کے تحت مناسب طور پر درخواست دی ہے، ملازم یہ شکایت نہیں کر سکتا ہے کہ آجر کی طرف سے دفعہ 33 کی خلاف ورزی کی گئی ہے، حالانکہ خوبیوں کی بنیاد پر ملازم کی برطرفی جائز نہیں ہو سکتی ہے۔ ہماری رائے میں یہ مقننہ کا ارادہ نہیں ہو سکتا تھا۔ معاملے کا یہ پہلو اس نتیجے کی تائید کرتا ہے کہ دفعہ 33(2)(b) کے تحت جائز طور پر شروع کی گئی کارروائی خود بخود ختم نہیں ہوگی کیونکہ اس دوران بنیادی صنعتی تنازعہ کا حتمی طور پر فیصلہ کیا گیا ہے۔

یقیناً یہ سچ ہے کہ دفعہ 33 کے تحت بالترتیب دفعہ 33(1) اور (2) کے تحت آنے والے مقدمات میں اجازت دینے یا منظوری دینے کا اختیار ٹریبونل کے پاس ہے، جس کے سامنے مرکزی صنعتی تنازعہ زیر التوا ہے، لیکن یہ ایک نااہل یا غیر لچکدار ضرورت نہیں

ہے ، کیونکہ دفعہ 33 (2) (2) ایک ٹریبونل کے سامنے درخواستوں کو دوسرے ٹریبونل میں منتقل کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ اور اس لحاظ سے اپیل گزار کی جانب سے زور دیا گیا یہ استدلال قبول نہیں کیا جاسکتا کہ یہ شرط کہ ایک مخصوص ٹریبونل اکیلے اس کے لیے کی گئی درخواستوں سے نمٹ سکتا ہے، ایک غیر لچکدار شرط ہے۔ لہٰذا ہم اس بات سے مطمئن ہیں کہ ٹریبونل نے درخواست گزار کی جانب سے پیش کی گئی اس دلیل کو نظرانداز کردیا تھا کہ دفعہ 33(2)(b) کے تحت منظوری کے لیے اس کی جانب سے دی گئی درخواست اس وجہ سے جائز کارروائی نہیں بن سکی کہ اہم صنعتی تنازعات، جن کے زیر التوا ہونے کی وجہ سے درخواست ضروری تھی، کا حتمی فیصلہ کرلیا گیا ہے۔

اس سوال پر اس ملک کی کئی ہائی کورٹس نے غور کیا ہے۔ کلکتہ، مدراس اور میسور ہائی کورٹس نے الکلی اور کیمیکل کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ بمقابلہ سوونتھ صنعتی ٹریبونل، مغربی بنگال و دیگراں ([1]) کے ذریعے ہمارے سامنے یہ موقف اختیار کیا ہے۔ میٹور انڈسٹریز لمیٹڈ بمقابلہ سندر نائیڈو و دیگر ([2]) اور شاہ (A.T) بمقابلہ ریاست میسور و دیگراں ([3]) بالترتیب. دوسری طرف کیرالہ، پنجاب اور الہ آباد ہائی کورٹ نے کنن دیون ہل پروڈیوس کمپنی لمیٹڈ، منار بمقابلہ مس علیما ورگیس و دیگر ([4])، اوم پرکاش شرما بمقابلہ انڈسٹریل ٹریبونل، پنجاب اینڈ و دیگر ([5]) اور امرت بازار پتریکا (پرائیویٹ) لمیٹڈ بمقابلہ اتر پردیش اسٹیٹ انڈسٹریل ٹریبونل و دیگراں ([6]) بالترتیب کے ذریعے وہی موقف اختیار کیا ہے جسے ہم اپنانا چاہتے ہیں۔ ہماری رائے میں، سابقہ نقطہ نظر، جبکہ مؤخرالذکر ،دفعہ 33(2)(b) کے تحت صحیح قانونی حیثیت کی صحیح نمائندگی نہیں کرتا ہے۔

اس سے ہمیں ٹریبونل کی جانب سے ریکارڈ کیے گئے نتائج کی خوبیوں کی طرف لے جایا جاتا ہے جس میں مدعاعلیہ کے خلاف اپیل کنندہ کی جانب سے مجوزہ کارروائی کی منظوری نہ دینے کے اپنے حتمی فیصلے کی حمایت کی جاتی ہے۔

ہم پہلے ہی مذکورہ نتائج کی نوعیت اور اثرات کی بہت مختصر نشاندہی کرچکے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ فاضل سالیسٹر جنرل یہ دلیل دینا چاہتے تھے کہ ٹریبونل کے سامنے پیش کیے گئے ثبوتوں کی بنیاد پر مذکورہ نتائج درست نہیں ہیں۔ تاہم، ہم نے فاضل سالیسیٹر جنرل کو اس نکتے کو تیار کرنے کی اجازت نہیں دی کیونکہ، ہماری رائے میں، زیر

بحث نتائج زبانی شواہد کی تعریف پر مبنی ہیں، اور یہ تجویز نہیں کیا جا سکتا ہے کہ ان کی حمایت کرنے کے لئے ریکارڈ پر کوئی قانونی ثبوت نہیں ہے. عام طور پر یہ عدالت آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت اس عرضی پر غور نہیں کرتی کہ انڈسٹریل ٹریبونل کے ذریعہ ریکارڈ کردہ حقائق کے نتائج اس بنیاد پر غلط ہیں کہ وہ ثبوتوں کی غلط تعریف پر مبنی ہیں۔ اس طرح کی اپیلوں میں عام طور پر حقائق کے نتائج کی صداقت یا درستگی کو چیلنج کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.03.30 16.52
I attest to the accuracy and
integrity of this document